# حج کیسے کیا جائے؟

۱۔ اگر حاجی مفرد یا قارن ہے تو اس کی نیت کر کے اپنی میقات پر احرام باندھے۔

* اگر حاجی میقات کے اندر ہے تو وہیں سے نیت کر کے احرام باندھے۔

* اگر حاجی حج تمتع کرنے کی نیت کئے ہوئے ہے تو یوم الترویہ یعنی ۸ ویں ذی الحجہ کو اپنی جگہ ہی سے احرام باندھے گا

۲۔ حاجی منیٰ جائے اور وہاں ظہر، عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرے۔ نمازیں قصر ادا کی جائیں گی۔ البتہ جمع نہیں کی جائیں گی۔

۳۔ ۹ ویں ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد وقار و سکون کے ساتھ عرفات کو کوچ کرے اور دوسرے حاجیوں کو ہر گز ایذاء نہ پہنچائے۔ ایک اذان اور دو اقامتوں سے ظہر اور عصر قصر کرتے ہوئے جمع کرے۔ وہاں اس امر کا خاص خیال رکھے کہ وہ میدان عرفات کی حدود میں ہے کہ نہیں۔ اسے میدان عرفات ہی میں ہونا چاہئے۔ میدان عرفات میں ذکر واذکار اور دعا و استغفار میں مشغول رہے۔ قبلہ کی طرف رخ رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرح ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعائیں کرے۔ میدان عرفات تمام کا تمام ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ میدان عرفات میں سورج غروب ہونے تک رہے

۴۔ جب سورج ڈوب جائے تو مزدلفہ کی طرف روانہ ہو۔ متانت اور سنجیدگی کا خصوصی خیال رکھے اور تلبیہ کا اہتمام کرے۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء ایک ساتھ قصر پڑھے۔ نماز فجر مزدلفہ ہی میں پڑھے اور روشنی پھیلنے دے۔ نماز فجر کے بعد قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق کثرت سے دعائیں کرے اور ذکر واذکار میں مشغول رہے۔

۵۔ سورج نکلنے سے پہلے تلبیہ کہتے ہوئے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف کوچ کرے۔ اگر کسی کو کوئی عذر ہو مثلاً عورتیں ہوں یا بوڑھے ہوں تو وہ مزدلفہ سے آدھی رات کے بعد ہی منی کی طرف روانہ ہو سکتے ہیں یہاں حاجی کو سات کنکریاں لے لینی چاہئے تاکہ جمرہ عقبہ پر پہنچ کر رمی کر سکیں۔ باقی رمی کے لئے کنکریاں منی ہی سے چنیں۔ جمرہ عقبہ پر رمی کے لئے منی سے بھی کنکریاں لینے میں کوئی ہرج نہیں۔

۶۔جب منیٰ پہنچ جائیں تو یہ اعمال انجام دیں:

* جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں سات بار میں مسلسل ماریں اور ہر کنکری پر تکبیر کہیں۔
* جانور کی قربانی کریں۔اس کا گوشت خود کھائیں اور ضرورت مندوں کو کھلائیں۔
* سر منڈوائیں یا بال ترشوائیں۔پورا سر منڈوانا ہی افضل ہے۔عورتیں دو انگل بال کاٹ لیں۔ ان امور کی انجام دہی میں یہی ترتیب افضل ہے خدانخواستہ تقدیم و تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔اس طرح حاجی جب ان امور سے فارغ ہو جاتا ہے تو وہ ایک حد تک حلال ہو جاتا ہے یعنی حالت احرام کی بیشتر پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں صرف عورت کی صحبت سے پرہیز ضروری رہتا ہے۔

۷۔ حاجی اس کے بعد مکہ آئے اور طواف افاضہ کرے۔طواف افاضہ کے بعد اگر حاجی متمتع ہے تو سعی کرے۔ اگر قارن یا مفرد ہے اور اس نے طواف قدوم کے بعد سعی نہیں کی تھی تو انہیں بھی اب سعی کرنی چاہئے۔اسکے بعد وہ حالت احرام سے مکمل طور پر نکل آئے گا اور عورتیں بھی اس پر حلال ہو جائیں گی۔ طواف افاضہ میں ایام منیٰ میں قیام اور رمی جمار سے فراغت کے بعد مکہ واپسی تک تاخیر کرنا جائز ہے۔

۸۔طواف افاضہ کے بعد حاجی منیٰ واپس جائے اور وہاں ایام تشریق یعنی ۱۱ویں، ۱۲ویں، اور ۱۳ویں ذی الحجہ کی راتیں گزارے۔اگر دو ہی راتیں گزارے تب بھی جائز ہے۔

۹۔قیام منیٰ کے دوران تینوں جمرات پر دو دن یا تینوں دن زوال کے بعد رمی کرے۔رمی کی ابتداء پہلے جمرہ سے کرے جو کہ مکہ سے سب سے زیادہ فاصلہ پر ہے پھر درمیان والے جمرہ پر رمی کرے اور آخر میں جمرہ عقبہ پر کنکری مارے۔ہر ایک پر سات کنکریاں مارے اور ایک بار میں ایک ہی کنکری مارے، ایک ساتھ ساتوں کنکریاں مارنا صحیح نہیں۔ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہے۔اگر کوئی منیٰ میں دو دن ہی رہنا چاہے تو اسے چاہئے کہ دوسرے دن سورج غروب ہونے سے پہلے منیٰ سے نکل آئے اور اگر کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکے تو اسے چاہئے کہ تیسرے دن کی رات بھی وہیں گزارے۔ رمی جمار کے سلسلے میں اس کی اجازت ہے کہ عذر کی بناء پر کسی کو اپنا نائب بنادے جو اس کی طرف سے بھی کنکری مار دے۔نائب پہلے اپنی طرف سے کنکری

مارے اور پھر اس کی طرف سے جس کی نیابت کر رہا ہے۔ اس میں دونوں کی طرف سے ایک وقت میں کنکری مارنا کافی ہے بار بار آنے جانے کی ضرورت نہیں۔

۱۰۔ جب حاجی حج سے واپس اپنے گھر لوٹنا چاہے تو اسے طواف وداع کرنا چاہئے۔ حیض ونفاس میں مبتلا عورتوں کے علاوہ ہر ایک کے لئے یہ ضروری ہے۔